

سوال

ایک خیراتی ادارہ اپنے ملازمین اور زیر کفالت طلباء کو زکاة قسطوں کی شکل میں دیتا ہے تحفیظ القرآن ٹرسٹ کے پاس صاحب حیثیت لوگوں کی طرف سے دی گئی زکاة کی رقم ہے، ٹرسٹ اپنے ماتحت پڑھنے والے مستحق بچوں کو زکاة کی رقم وقتاً فوقتاً تقسیم کرتا رہتا ہے، یا پھر سال بھر میں دو بار دی جاتے ہیں۔

ٹرسٹ کے کچھ ملازمین کی مالی حالت بہت تنگ ہے، ان کی تنخواہیں ضروریات زندگی پوری کرنے کیلئے ناکافی ہوتی ہیں، کچھ قرضوں تلے دبے ہوئے ہیں، جس کی بنا پر ٹرسٹ انہیں بھی زکاة کی مد میں سے رقم دیتا رہتا ہے، اور انہیں واضح کر دیا جاتا ہے کہ یہ زکاة ہے، لیکن اب صورتِ حال یہ ہے کہ ملازمین کی گرتی ہوئی صورتِ حال کو مد نظر رکھتے ہوئے مستحق ملازمین کیلئے ماہانہ 1500 سے 2000 ریال مختص کر دیئے گئے ہیں، تو کیا اب ماہانہ شکل میں اس طرح زکاة ملازمین کو دینا جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

زکاة ادا کرنے والوں کی نیابت کرتے ہوئے ٹرسٹ زکاة کے مستحقین میں زکاة تقسیم کر سکتا ہے، ٹرسٹ کی انتظامیہ کو اس پر اجر و ثواب ملے گا۔ ان شاء اللہ

دوم:

ٹرسٹ کے زیر انتظام تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور ملازمین اگر زکاة کے مستحق ہیں تو انہیں زکاة دی جا سکتی ہے، اور اسی طرح اگر مقروض ہیں تو اپنے قرضوں کی ادائیگی کیلئے بھی زکاة سے رقم وصول کر سکتے ہیں، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

(إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ)

ترجمہ: صدقات تو صرف فقیروں اور مسکینوں کے لیے اور [زکاة جمع کرنے والے] عاملوں کے لیے ہیں اور ان کے

لیے جن کے دلوں میں الفت ڈالنی مقصود ہے اور گردنیں چھڑانے میں اور تاوان بھرنے والوں میں اور اللہ کے راستے میں اور مسافر پر (خرچ کرنے کے لیے ہیں)، یہ اللہ کی طرف سے ایک فریضہ ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔ التوبہ: 60]

سوم:

زکاة کی ادائیگی وقت مقررہ سے تھوڑی بہت تاخیر کے علاوہ بغیر کسی معقول عذر یا مصلحت کے زیادہ مؤخر کرنا درست نہیں ہے، معقول عذر میں یہ امور شامل ہیں کہ : مستحقین زکاة میسر نہ ہوں، یا ابھی رقم ہاتھ میں نہ ہو، یا کسی رشتہ داری کی آمد کا انتظار ہو۔

چنانچہ ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر کوئی شخص اپنے کسی قریبی رشتہ دار، یا زیادہ غریب شخص کو زکاة دینے کیلئے زکاة کی ادائیگی مؤخر کرتا ہے تو تھوڑی بہت تاخیر میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن زیادہ تاخیر کرنا درست نہیں ہوگا" انتہی "المغنی" (2/290)

دائمى فتوى كمىثى سے ایک ایسے رفاہی ادارے کے بارے میں پوچھا گیا جو مالدار لوگوں سے زکاة لیکر مستحقین تک پہنچانے میں ایک سال تک تاخیر کر دیتی ہے، اس کیلئے ان کے پاس یہ جواز ہے کہ ہم ربیع الاول اور پھر رمضان میں زکاة صرف کرتے ہیں، ایسی صورت میں تاخیر کرنے کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ زکاة دینے والوں نے وقت پر زکاة ادا کر کے ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈال دی ہے۔

تو کمیٹی نے جواب دیا:

"رفاہی ادارہ مستحقین میں زکاة صرف کر دے، اور مستحقین کی موجودگی میں اسے مؤخر مت کرے" انتہی "فتاوی اللجنة الدائمة" (9/402)

اگر زکاة واجب ہونے کے وقت سے لیکر مستحقین تک پہنچنے میں تاخیر ہو تو ماہانہ تعاون کی شکل میں زکاة ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

لیکن اگر فقراء میں زکاة کی تقسیم ماہانہ اقساط کی شکل میں کرنے کی ضرورت پڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، بشرطیکہ اس کیلئے زکاة پیشگی ادا کی جائے گی، یعنی مالدار افراد اپنے مال کی زکاة وقت آنے سے پہلے ادا کریں، تو ایسی صورت میں ماہانہ اقساط کی شکل میں زکاة ادا کرنا جائز ہے، بس یہ خیال رہے کہ زکاة فرض ہونے کا وقت آنے سے پہلے زکاة ادا ہو چکی ہو اس سے تاخیر نہ ہو۔

اس کیلئے رفاہی ادارے کو مالدار افراد سے بات کرنی ہوگی کہ وہ اپنی زکاة پیشگی ادا کر دیں، تا کہ ٹرسٹ ماہانہ

اقساط کی شکل میں غریبوں کو زکاة ادا کریں، اور فقراء و مساکین کی ضروریات مناسب انداز سے پوری ہوں۔

پیشگی زکاة ادا کرنے کا طریقہ یہ ہوگا کہ مثال کے طور پر: زکاة واجب ہونے کا وقت ماہ صفر کی ابتدا میں ہے، تو صفر میں زکاة ادا کرتے ہوئے آئندہ سال کی زکاة بھی ساتھ ہی ادا کر دیں، اس طرح پورے ایک سال کی زکاة پیشگی ادا ہو جائے گی، چنانچہ فرض کریں کہ اس سال کی زکاة ہزار روپے ہے تو اس صورت میں مزید ایک ہزار زکاة پیشگی ادا کرے، اور اسی طرح اس رقم کو پورے سال کی اقساط بنا کر بھی تقسیم کر سکتا ہے، جیسے اسے مناسب ہو کر لے، اور جب آئندہ سال بھی پورا ہوگا تو اس طرح اس کی زکاة بھی قسطوں کی شکل میں ادا ہو چکی ہوگی۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: زکاة دینے والا رشتہ داروں میں ماہانہ قسط وار طریقے سے زکاة نہ دے، یعنی زکاة کی ادائیگی میں تاخیر نہ کرے کہ انہیں ہر ماہ اس زکاة میں سے کچھ نہ کچھ دیتا رہے، لیکن اگر وہ پیشگی زکاة نکال کر رشتہ داروں میں یا دیگر مستحقین میں اکٹھی یا قسطوں میں ادا کرے تو ایسا کرنا جائز ہے، کیونکہ اس نے زکاة کو وقت سے مؤخر نہیں کیا" انتہی

"المغنی" (2/290)

دائمى فتوى كمیٹی كے علمائے كرام سے مندرجہ ذیل سوال كیا گیا:

"كیا ميں پورے سال ہر ماہ اقساط كی شكل ميں غریب لوگوں كيلئے زكاة نكال سكتا ہوں؟"

تو كمیٹی نے جواب دیا:

"اگر ضرورت ہو تو اپنی زكاة سال گزرنے سے پہلے پیشگی ایک یا دو سالہ زكاة ادا كی جا سكتی ہے، اور اس صورت ميں مستحقين كو ماہانہ اقساط كی صورت ميں پہنچانے ميں بھی كوئی حرج نہیں ہے" انتہی

"فتاوى اللجنة الدائمة" (9/422)

مزید كيلئے آپ سوال نمبر: (52852) كا مطالعہ كريں۔

خلاصہ یہ ہے کہ:

مذكورہ رفاہی ادارہ اُسی وقت ماہانہ اقساط كی شكل ميں فقراء كو زكاة تقسيم كر سكتی ہے جب اس كے علم ميں ہو کہ زكاة ادا کرنے والوں نے یہ زكاة پیشگی ادا كی ہے، نیز المذكورہ ٹرسٹ كے ذمہ داران مالدار طبقے كو پیشگی زكاة ادا کرنے كيلئے ترغیب بھی دلا سكتے ہيں؛ تا کہ ٹرسٹ ماہانہ یا سہ ماہی اقساط كی شكل ميں غریبوں كو زكاة تقسيم كر سكتے۔

چہارم:

اگر کوئی شخص زکاة کا مال غریب ، مسکین یا مقروض ہونے کی وجہ سے لیتا ہے تو انہیں زکاة دیتے ہوئے ایک بار ان کی حالت کے بارے میں اطمینان کر لینا چاہیے کہ واقعی وہ زکاة کا مستحق بھی ہیں یا نہیں، کیونکہ عین ممکن ہے کہ جو پہلے غریب ہو وہ اس وقت اللہ کے فضل سے امیر بن چکا ہو، تو ایسی صورت میں انہیں زکاة نہیں دی جا سکتی، چنانچہ شرعی مصارف میں زکاة کی تقسیم کیلئے ان باتوں کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان رفاہی اداروں کے ذمہ داران کو ڈھیروں اجر و ثواب سے نوازے، اور ان کا حامی و ناصر ہو، نیز انہیں مزید اچھے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

واللہ اعلم۔